ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم

# غزل

اک بحرِ بے کنار ہوں ساغر نہیں ہوں میں
خود موجِ زندگی ہوں، شناور نہیں ہوں میں

مجھ پر نہیں ہے گردشِ ایّام کا اثر!
میں لامکاں کا نور ہوں، اختر نہیں ہوں میں

ہے شغل میرا صیقلِ آئینۂ وجود
آئینہ سازِ مثلِ سکندر نہیں ہوں میں

یہ خاک و آب و باد ہے بازیچہ گاہِ جاں
اس خاک و آب و باد کا پیکر نہیں ہوں میں

دل کیا ہے، موجِ نورِ ازل کی ہے اک گرہ
بنتا ہے جو صدف میں، وہ گوہر نہیں ہوں میں

مجھ کو بھلا حقیقتِ عریاں سے کیا دریغ
افسانہ بافِ واعظِ منبر نہیں ہوں میں